معاف کرنے کی برکات

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

درود شریف کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جُمُعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرُود بھیجا کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس دن فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں، جب کوئی شخص مجھ پر دُرُود بھیجتا ہے تو اس کے فارِغ ہونے تک اس کا دُرُود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے۔" حضرتِ سَیِّدُنا ابُو دَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا بیان ہے کہ میں نے عَرض کی: "(یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ !) اورآپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد کیا ہو گا؟" ارشاد فرمایا: "ہاں (میری ظاہری) وَفات کے بعد بھی (میرے سامنے اسی طرح پیش کیا جائے گا۔")" **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الۡاَرۡضِ اَنۡ تَاۡکُلَ اَجۡسَادَ الۡاَنۡبِیَاءِ**، یعنی اللہ تَعَالٰی نے زمین کیلئے اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جِسموں کا کھانا حَرام کر دیا ہے۔" **فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرۡزَقُ**، پس اللہ تَعَالٰی کا نبی زِندہ ہوتا ہے اور اسے رِزْق بھی عطا کیا جاتا ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ۔۔۔۔۔۔ الخ، ۲/ ۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷) (گلدستہ درود وسلام ص ۱۳۰)

ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں
آپ خوش ہو کے باربار دُرود

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کوشش کرکے بالخُصُوص جُمُعۃُ المبارک کے دن دُرُود شریف کی کثرت کرنی چاہیے کہ اَحادیثِ مُبارَکہ میں اِس روز کثرت سے دُرُودِ پاک کی خاص طور پر تاکید کی گئی ہے اور زَمین، اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک جِسموں کو کیوں نہیں کھاتی ؟ اس

کی اِیمان اَفروز وَجہ بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ عبدُالرَّءُوف مَناوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں :زمین اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک قدموں کے بوسوں سے مُشرَّف ہوتی ہے اور اسے یہ سَعادت ملتی ہے کہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام کے مُبارک اَجسام زمین سے مَس ہوتے ہیں تو یہ اِن کے جسموں کو کیسے کھا سکتی ہے۔ (فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۲/ ۶۷۸، تحت الحدیث: ۲۴۸۰)

اَنبیا کو بھی اَجل آنی ہے		مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حَیات		مِثلِ سابِق وہی جِسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زِندہ ان کا		جِسمِ پُر نُور بھی رُوحانی ہے
		(حدائق بخشش ص372)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا

❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا❀صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل ،آیت125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ**(تَرجَمۂ کنزالایمان:اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361)میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ : **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً**۔یعنی ''پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو'' میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا ❀اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گایعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات ، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفاظَت کاذِہن بنانے کی خاطر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضُوع ہے **"مُعاف کرنے کی بَرَکات"۔**

سب سے پہلے میں آپ کو نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عَفْو و دَرْ گُزر سے مُتَعَلِّق ایک واقعہ سُناؤں گا، اس کے بعد موضوع کی مُناسَبت سے چند آیاتِ قُرآنی اور اَحادیثِ مُبارکہ بھی بَیان کروں گا۔ اس کے بعد بُزرگانِ دِیْن رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے عَفْو و در گُزر پر مَبْنی چند واقعات بھی آپ کے گوش گُزار کروں گا۔ آخر میں جُوتے پہننے کے مَدَنی پُھول پیش کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے حِکایت سُنتے ہیں۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عَفْو و در گُزر

فتحِ مکہ کے موقع پر جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **مکۃُ الْمُکرَّمہ** (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) میں داخل ہوئے تو اِسلام کے پکّے دُشمن، اَبُو جہل کے بیٹے عِکرمہ (جو ابھی مُسلمان نہیں ہوئے تھے) نے کہا کہ میں ایسی سرزمین میں نہیں رہوں گا، جہاں مجھے اپنے باپ کے قاتلوں کو دیکھنا پڑے۔ چُنانچہ اپنے سسرال پہنچے اور اپنی بیوی اُمِّ حکیم کو رَخْتِ سفر باندھنے کی ہدایت کی۔ اُنہوں نے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، "اے قریش کے نوجوانوں کے سردار! تم کہاں جارہے ہو، تم ایسی جگہ جارہے ہو، جہاں تمہاری کوئی پہچان نہیں۔" لیکن عِکرمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے ان کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔

جب حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم بنتِ حارث مَخْزُومیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا، سرورِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اِسلام قَبول کرنے کے لئے حاضر ہوئیں تو عَرْض کی، یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! عِکرمہ آپ سے بھاگ کر یَمَن جارہا ہے، کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ کہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے قَتْل نہ کروادیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے اَمان دے دیجئے۔" یہ سُن کر

رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَمان عطا فرما دی ۔ پھر اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنے شوہر کی تلاش میں نکلیں اورانہیں تِہامہ کے ساحِل پر جالیا اور انہیں سمجھانے لگیں ،"اے چچا کے بیٹے ! میں تمہارے پاس لوگوں میں سے سب سے اَفْضَل اور نیک ہستی (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی طرف سے آئی ہوں، لہٰذا! تم خُود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔" پھر انہیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امان کے بارے میں بتایا تو عِکرِمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے پوچھا، "کیا تم نے واقعی ایسا کیا ہے ؟" حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا، "ہاں ! میں نے ان سے عَرْض کی تو اُنہوں نے امان دے دی ۔" یہ سُن کر عِکرِمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔

جب حَضْرت سَیِّدُنا عِکرِمہ بن عَمرو مخزومی قرشی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بار گاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر رسُولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہت خُوش ہوئے ۔ آپ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور ساتھ ہی اُمِّ حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا بھی نقاب باندھے مَوْجُود تھیں۔ حضرت سَیِّدُنا عِکرِمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) بولے ،"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعْبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسُول ہیں۔" اور سب حاضرین کو اپنے مُسلمان ہونے پر گواہ بنالیا۔ اس کے بعد سرکارِ مدینۃُ المنوَّرہ، سلطانِ مکۃُ المکرَّمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سابقہ کوتاہیوں کی مُعافی طلب کی۔ (ملخصاً۔ کتاب التوابین، ص ۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عَفْوو دَر گُزر کی اَہَمِیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ سَیِّدُ الْمُرسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسے حِلْم و کمالِ عَفْو ودَرْ گُزر کا مُظاہَرہ فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُناعِکْرمہ بن عَمْرو مَخْزومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتحِ مکہ کے بعد صِرْف اس وَجہ سے شہر چھوڑ کر جارہے تھے کہ اِسلام لانے سے پہلے جواُنہوں نے مُسلمانوں کے خِلاف جنگوں میں شِرکت کی تھی توکہیں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان سے گُذشتہ غلطیوں پر مُؤاخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہ فرمائیں، لیکن جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی سابقہ تمام خَطاؤں کو مُعاف فرما کر انہیں اَمان عطا فرمادی تو اس کی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرت سَیِّدُنا عِکْرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَسْتِ بابَرَکت پر کلمۂ طَیِّبہ پڑھ کر مُسلمان ہوگئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دل میں شہنشاہِ خَیْرُ الاَنام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایسی سچی مَحَبَّت قائم ہوگئی کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دَورِ خلافت میں جنگِ یرموک میں اسلام کی مَحَبَّت اور سربلندی کی خاطر کفّار سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرماگئے۔

سوبار تیرا دیکھ کے عَفْو اور تَرَحُّم
ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جُھکا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقے پر چلتے ہوئے غلطی کرنے والوں کو رِضائے الٰہی کی خاطر مُعاف کرنے کی عادت اپنانی چاہیے۔ چاہے کوئی کتنا ہی غُصّہ دِلائے ہمیں اپنی زبان اور ہاتھوں کو قابُو میں رکھتے ہوئے دُنیا و آخرت کی بھلائی اور رِضائے الٰہی کیلئے مُعاف کردینا چاہیے۔ کیونکہ جب زَبان بے قابو ہوجاتی ہے تو بعض اَوْقات بنے بنائے کام بھی بگاڑ دیتی ہے، اسی لئے کسی نے سچ کہا کہ

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

یاد رکھئے! کسی سے غلطی ہونے کے بعد بدلے کی قُدرت رکھنے کے باوُجود اسے مُعاف کر دینا ایسی بہترین عادت ہے کہ اگر ہم اسے اپنالیں تو ہمارا مُعاشَرہ اَمَن و سُکون کا گہوارا بن جائے گا اور فتنے فَساد کے ناپاک جراثیم خُود بخُود دَم توڑ جائیں گے۔ عَفْو و دَرْ گُزر کی عادت اپنانے کے لیے لازِمی ہے کہ ہم اپنے غُصّے کو قابو میں رکھیں۔ یاد رکھیے! غُصّہ انسانی فطرت میں شامل ایک غیر اِخْتیاری صِفَت ہے اور یہی اکثر دَنگافَساد، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نَفْرت اور قَتْل و غارَت گری کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ جب کسی کے سامنے اس کے مِزاج کے خِلاف کوئی بات ہو جائے یا کبھی کوئی ایسا مُعامَلہ پیش آجائے جو طبیعت پر گِراں گُزرے تو ایسے مواقع پر غُصّہ آہی جاتا ہے، لیکن ہمیں ایسے موقع پر صَبْر سے کام لیتے ہوئے غُصّے کو کنٹرول کرنا چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کی خَطاؤں سے چَشْم پوشی کرنا، بار بار کوتاہیوں کے باوُجود انہیں مُعاف کر دینا، ان کے ہاتھوں ہونے والے نُقْصانات پر کسی بھی قسم کا مُواخذہ (پوچھ گچھ) نہ کرنا، یہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خُود تاجدارِ حرم، شہنشاہِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا طریقہ ہے اور قُرآنِ پاک میں بھی کئی مَقامات میں عَفْو و دَرگُزر کی ترغیب مَوْجُود ہے۔ چُنانچہ پارہ 9 سُورۃُ الْاَعْراف، آیت نمبر 199 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرْشاد فرماتا ہے۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب مُعاف کرنا اِخْتیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے مُنہ پھیر لو۔

ایک اور مَقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ (پ۱۸، النور: ۲۲)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہیے کہ مُعاف کریں اور دَرْ گُزر کریں، کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے۔

یہ آیتِ مُبارَکہ اس وَقت نازل ہوئی جب واقعۂ اِفک (میں اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیِّبہ طاہِرہ) (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) پر جُھوٹی تُہمت لگائی گئی تھی، اس میں حَضرتِ سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے مُنافقین کی باتوں میں آکر غَلَطی سے حِصّہ لیا اور گُفتگو کی تو حَضرتِ صدّیقِ اکبر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے قسم کھائی کہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)، (سیّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) سے رَفاقت و نَرمی خَتم کر دیں گے۔ (صحیح بخاری جلد ۲ ص ۵۹۶ کتاب المغازی) (فیضانِ احیاء العلوم 260) (سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) (حضرتِ سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی خالہ کے بیٹے، بدری صحابی، غریب اور مُہاجر تھے، (حضرتِ صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) ہی ان کا خَرچ اُٹھاتے تھے، مگر چُونکہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ اُنہوں نے اِتّفاق کیا تھا۔ اس لئے آپ نے یہ قسم کھائی۔ جب یہ آیت سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پڑھی تو حَضرتِ ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا! بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری مَغفِرت کرے اور میں مِسطَح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کے ساتھ جو حُسنِ سُلوک کرتا تھا، اس کو کبھی مَوقُوف (ختم) نہ کروں گا۔ چُنانچہ آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے اس کو جاری فرمادیا۔ (کنزالایمان، مع خزائن العرفان، ص ۶۵۳، تسہیل و خلاصہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قطع تعلُّق کرنے کی قَسم کھالی تھی مگر جب یہ آیتِ مُبارَکہ نازِل ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کمالِ حِلْم کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے رِضائے الٰہی کی خاطِر حضرت سَیِّدُنا مِسطَح بن اُثاثَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُعاف فرمادیا۔ اگر ایسا مُعاملہ ہمارے ساتھ پیش آجائے تو ہم ایسے شخص سے بات چیت، مَیل جَول، حتّٰی کہ سَلام دُعا بھی نہ کریں۔ بلکہ ہم تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رِشتہ داروں سے تعلُّقات توڑ دیتے، حُسنِ سُلوک سے ہاتھ کھینچ لیتے اور بات چیت خَتم کر

دیتے ہیں جو کہ اِنتہائی بُری عادت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہمارے ساتھ کوئی کیسا ہی بُرا سُلُوک کرے، ہم ہمیشہ حُسنِ سُلُوک سے ہی پیش آئیں۔

غَلَط قسم کھالی تو کیا کرنا چاہیے؟

یہاں ایک ضَروری مَسئلہ بھی سَماعت فرمالیجئے کہ اگر کسی نے گُناہ پر قَسَم کھائی، مثلاً کہا میں والدین سے بات نہ کروں گا یا فُلاں (شخص) کو قَتْل کروں گا، تو اس پر لازِم ہے کہ وہ حِنْث کرے (یعنی قسم توڑ دے) اور کَفّارہ دے دے کیونکہ یہ کَفّارہ اس گُناہ کے مُقابَلہ میں کم تَر ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۱۳ ص۴۹۹)

قسم کا کفّارہ دو!

حَضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْاَحْوص عَوف ابنِ مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے والدِ سے روایت فرماتے ہیں: میں نے عَرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایئے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صِلہ ٔ رِحمی (رِشتہ دار ہونے کی وَجہ سے حُسنِ سُلُوک) کرتا ہے، پھر اِسے (جب) میری ضَرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قَسَم کھا چُکا ہوں کہ نہ اِسے کچھ دوں گا نہ صِلہ ٔ رِحمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور، سراپا نُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسائی ص۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳) (نیکی کی دعوت ص ۱۸۴) لہٰذا ہمیں بھی اس طرح کی قسمیں کھانے اور اپنے رِشتہ داروں سے قطع تعلُّق کرنے سے بچنا چاہیے اور ہمارے ساتھ وہ جیسا بھی سُلُوک کریں، مگر ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے بجائے اُنہیں مُعاف کر دینا چاہیے۔

تم گرم راکھ کھلا رہے ہو!

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُوہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے:ایک شَخْص نے بارگاہِ رسالت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عَرْض کی:یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!میرے کچھ رِشْتہ دار ہیں، میں تو اُن سے صِلۂ رِحْمی کرتاہوں، لیکن وہ مجھ سے قطعِ رِحْمی (رِشْتہ داری توڑا) کرتے ہیں اور میں اُن سے اچھا سُلُوک کرتاہوں جبکہ وہ مجھ سے بُرا سُلوک کرتے ہیں، میں اُن سے بُرْدْباری(صَبْر وتَحمُّل)سے پیش آتا ہوں جبکہ وہ مجھ سے جہالت کا بَرتاؤ کرتے ہیں۔تواللہ عَزَّ وَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اگر تم واقعی ایسا کرتے ہو، جیسا تم نے کہا، تو گویا تم انہیں گرم رَاکھ کِھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اُن کے مُقابلے میں تمہارے ساتھ ایک مدد گار مَوْجُود ہو گا۔

(صحیح مسلم،کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم-----الخ، الحدیث:۶۵۲۵ ،ص۱۱۲۶)(جھنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱ ،ص ۲۲۱)

مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان، حدیثِ پاک کے اس حصّے **"تم انہیں گرم رَاکھ کھلا رہے ہو"** کے تحت اس کے مختلف مَعانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:ایک یہ کہ اس حالت میں ان لوگوں کو تیرا مال حَرام ہے اور پھر (بھی)وہ کھارہے ہیں تو گویا اپنے مُنہ میں بُھوبل (گرم راکھ) بھر رہے ہیں، دوسرے یہ کہ ان کو ان حالات میں ایسی شرمندگی چاہیے کہ ان کے مُنہ جُھلَس جاویں جیسے بُھوبل پڑ جانے سے مُنہ جُھلَس جاتا ہے، تیسرے یہ کہ اِن کی بُرائیوں کی عِوَض تیرا اُن سے (حُسنِ) سُلُوک کرنا گویا ان کے مُنہ بُھوبل سے بھرنا ہے ،تُو اُنہیں ذَلیل کررہا ہے ، تیری عزّت بڑھ رہی ہے،ان کی شرمندگی وذِلّت، خیرات سے مال بڑھتاہے، عَفْو وکرم سے عزّت بڑھتی ہے۔(مراۃ المناجیح،ج۶ ،ص ۵۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُصّہ پینے والے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اپنے عزیز واَقارِب اور ہر مُسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے، اگر کوئی ہمیں تکلیف پہنچائے تو غُصّے میں آکر بدلہ لینے کے بجائے اپنے غُصّے کو قابو میں رکھنا چاہیے۔ غُصّہ پی جانے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے پارہ 4، سورۂ آلِ عمران، آیت:134 میں اِرْشادِ ربّانی ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پ۴، آل عمران:۱۳۴)	تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرْ گُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت "تفسیرِ نعیمی" میں مُتَّقی لوگوں کی ایک صِفَت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ سَخْت غُصّہ کی حالت میں آپے سے باہر نہیں ہوجاتے بلکہ نَفْسانی غُصّہ پی جاتے ہیں کہ باوُجُود قُدرت کے غُصّہ جاری (نافِذ) نہیں کرتے اور اپنے ماتَحْتوں کی خَطاؤں یا دوسروں کی ایذاؤں یا مُجرموں کے جُرموں کو بخش دیتے ہیں کہ باوُجُود قادِر ہونے کے اپنے نَفْس کا بدلہ نہیں لیتے، اللہ تَعَالٰی ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے مُضِر (نقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مُفید ہوں، بہت ہی پسند فرماتا ہے کہ ان پر اس احسان کے بدلے اِحْسان فرمائے گا اور انہیں اِنْعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیَّت کے لائق نیکیاں کرلیں، رَبّ تَعَالٰی اپنی شان کے لائق انہیں اِنْعام دے گا۔ (تفسیرِ نعیمی، جلد۴، صفحہ۱۸۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زَمانہ بات بات پہ لڑنا جھگڑنا، چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر آگ بگولہ ہوجانا اور لڑنے مارنے پر کمربستہ ہوجانا، تَحَمُّل اور برداشت سے کام نہ لیتے ہوئے ہر وَقْت لڑائی کے لیے تیار رہنا، ہمارے مُعاشرے میں عام ہے۔ مَعَاذَاللہ عَزَّ وَجَلَّ بعض اَفراد تو ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ

جو لڑائی جھگڑا کرنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، جب بھی کوئی موقع ہاتھ لگتا ہے تو جُھوٹ، غیبت، چُغلی، گالی گلوچ، تہمت، بُہتان، فحش گوئی، طنز بازی، دل آزار نقلیں اُتارنے، دل دُکھانے والے اَنداز میں آنکھیں دِکھانے، گھُورنے، ڈرانے، جھاڑنے، مارنے، دُوسرے کو ذَلیل کرنے، وغیرہ گُناہوں کا ایسا طُوفانِ بدتمیزی برپا کرتے ہیں کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

جھگڑالو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے!

یاد رکھئے! بات بات پہ جھگڑا کرنے والے شخص کو حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ ناپسندیدہ شَخْص قَرار دیا گیا ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حَضْرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: **اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زِیادہ جھگڑالو ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب قول اللّٰہ تعالی: وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ، الحدیث ۲۴۵۷، ص ۱۹۳)

حَضْرتِ سیِّدُنا اَبُو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: جو شَخْص بغیر عِلْم کے خُصُومت یعنی لڑائی جھگڑے میں پڑتا ہے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔

(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۱۱، حدیث: ۱۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جھگڑالو شَخْص، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کس قَدر ناپسند ہے کہ جب تک وہ لڑائی جھگڑے میں مَشْغُول رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں رہتا ہے۔ لہٰذا ہمارے لیے مُناسِب یہی ہے کہ جتنا ہوسکے، لڑائی جھگڑے سے بچنے کی کوشش کریں کہ حدیثِ پاک

میں ہے "جو شخص حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا چھوڑ دے، اس کے لئے جنّت کے اعلیٰ دَرجے میں گھر بنایا جاتا ہے (جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی المراء، الحدیث ۱۹۹۳، ص ۱۸۵۱، اعلی بدله وسط) لہٰذا بدلہ لینے کے بجائے مُعاف کرنا اِختیار کیجئے کہ اسی میں ہماری دُنیاوآخرت کی بھلائی ہے۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صبر کر
مت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر ربّ سے صبر کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"معاف کرنا" اختیار کرنے کے بارے میں 4 فرامینِ مُصطفٰے سُنئے اور عفْو و درگزر کا ذہن بنائیے چنانچہ

مُعاف کرنے کے فضائل

(1) حضرتِ سَیِّدُنا مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ! تیرا کون سا بندہ تیرے نزدیک زِیادہ عزّت والا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: جو قُدرت ہونے کے باوُجود مُعاف کر دے۔

(تاریخِ مدینه دمشق، الرقم: ۱۴۷۷، مُوسیٰ بن عمران، ۱۳۴/۶۱) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۸۰)

(2) جس کو غُصّہ آیا، پھر بُرد بار (برداشت کرنے والا) ہو گیا، تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَحبّت کا حقدار ہو گیا۔

(الکامل فی الضعفاء الرجال، مطرف بن معقل، ج۸، ص ۱۱۲) (جھنم میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۲۲۴)

(3) جو بدلہ لینے پر قادِر ہونے کے باوُجود، غُصّہ پی لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنّت کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔" (ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲ بتغیر قلیل) (جنت میں لے جانے والے اعمال ج ۱، ص ۵۵۸)

(4) تم میں سب سے زِیادہ بہادُر وہ ہے جو غُصّہ کے وَقْت خُود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بردبار (برداشت کرنے والا) وہ ہے، جو طاقت کے باوُجُود مُعاف کر دے۔" (کنزالعمال، کتاب الاخلاق، الحدیث: ۷۶۹۴، ج۳، ص۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا میں اِنتقام لیتے ہوئے تَلْخ جُملے بول کر یا کسی سے لڑ جھگڑ کر اتنے بڑے اَجْر کو گنوا دینا، یقیناً بے وقُوفی ہی ہے۔ لٰہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر لوگوں کی خَطاؤں کو دَرْ گُزر کرنا چاہیے۔

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
مت جھگڑ، مت بُڑبُڑا، پا اَجْر ربّ سے صبر کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ فَضْل کہاں ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اب میں آپ کو دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** سے ایک عظیمُ الشّان روایت سناتا ہوں، پہلے کچھ اس کتاب کا تعارف سُن لیجئے! پھر آپ کو عظیمُ الشّان روایت پیش کروں گا، یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جس میں نیک اعمال کے فضائل پر مشتمل 2 ہزار سے زائد مستند احادیثِ مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے، مبلّغین و مبلّغات، آئمہ مساجد و خطباء کے لئے یہ کتاب بے حد مفید ہے، یہ ایک ایسی پیاری کتاب ہے کہ اس کے مطالعہ سے نیک اعمال (مثلاً: علم سیکھنے، فرض نماز کے ساتھ ساتھ تہجد وغیرہ پڑھنے، زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ نفلی صدقات دینے، فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے، حج و عمرہ کی سعادت پانے، قرآن پڑھنے پڑھانے، صِلہ رحمی کرنے، یتیم، مسکین، محتاج کی

پرورش کرنے، مریض کی عیادت کرنے، سچ بولنے، عاجزی اختیار کرنے، مصیبت و بیماری پر صبر کرنے وغیرہ) کی رغبت پیدا ہو گی، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **"جنّت میں لے جانے والے اعمال"** آپ مکتبۃ المدینہ سے ہدیّۃً طلب کرسکتے ہیں، دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا جاسکتا ہے، اس کتاب کو مفت میں ڈاوٴن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آوٴٹ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس مقدس اور پاکیزہ کتاب میں لکھا ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا کہ! بروزِ قیامت جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو جمع فرمائے گا، تو ایک پُکارنے والا پُکارے گا: "اَہْلِ فضل کہاں ہیں؟" تھوڑے سے لوگ اُٹھیں گے اور جلدی جلدی جنَّت کی طرف چلیں گے۔ فِرِشتے ان سے ملیں گے تو کہیں گے: "کیا بات ہے کہ ہم تمہیں تیزی سے جنَّت کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں؟" وہ کہیں گے: "ہم اَہْلِ فضل ہیں۔" فِرِشتے پُوچھیں گے: "تمہاری کیا فضیلت ہے؟" وہ جواب دیں گے: "جب ہم پر ظُلْم کیا جاتا تو ہم صَبْر کرتے، جب ہم سے بُرا سُلُوک کیا جاتا تو ہم مُعاف کردیتے اور جب ہم سے جہالت کا برتاوٴ کیا جاتا، تو ہم بُردْباری (برداشت) سے کام لیتے۔" اس وَقْت ان سے کہا جائے گا: "جنَّت میں داخل ہو جاوٴ، عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔ (الترغیب والترھیب کتاب الادب، باب الرفق، حدیث ۱۸، ج۳، ص۲۸۱) (جنت میں لے جانے والے اعمال ص ۵۶۲)

بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ
پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ

اللہ کے ہاں بُزرگی:

رسولِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عزّت وبُزرگی چاہو۔" صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: "کیسے؟" اِرْشاد فرمایا: "جو تم سے قطع تعلُّقی کرے (رشتہ داری توڑے) اس سے صِلَہ

رِحْمی (رشتہ داری قائم) کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے جَہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بُرد باری اِختیار کرو۔ (مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، حدیث ۲۳، ص ۳۱، لباب الاحیاء ص ۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بَھلا کہے، اُس وَقت خاموش رہنے میں ہی عافیت ہے، اگرچِہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تُو بھی اس کو جواب دے، ورنہ لوگ تجھے بُزدِل کہیں گے، میاں! شَرافت کا زمانہ نہیں ہے، اِس طرح تو لوگ تجھے جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔

آیئے! میں آپ کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ کے رِسالے "غصّے کا علاج" سے ایک حدیثِ مُبارَکہ بیان کرتا ہوں، اس کو غور سے سَماعت فرمایئے، سُن کر آپ کو اَندازہ ہو گا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقت خاموش رہنے والا، رَحمتِ الٰہی عزوجل کے کس قَدر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چُنانچہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بُرا کہا، جب اُس نے بہُت زِیادتی کی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کاروائی مَعْصِیَّت (گُناہ) سے پاک تھی مگر) سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں سے اُٹھ گئے۔ سَیِّدُنا ابُو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پہنچے، عَرض کی: یارَسُوْلَ اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) وہ مجھے بُرا کہتا رہا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تَشْرِیْف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھ گئے، فرمایا: "تمہارے ساتھ فِرِشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے خود اُسے جواب دینا شُروع کیا، تو شیطان درمیان میں کُود پڑا۔"

(مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص ۴۳۴ حدیث ۹۶۳۰) (غصے کا علاج، ص ۲۰)

جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو بول کر بارہا پچھتانا پڑا ہو گا مگر خاموش رہ کر کبھی ندامت نہیں اُٹھائی ہو گی۔ تِرمِذی شریف میں ہے: ''مَنْ صَمَتَ نَجَا'' یعنی جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔'' (سنن الترمذی ج۴ص۲۲۵حدیث ۲۵۰۹)(غصے کا علاج ص۲۱) اور یہ مُحاوَرہ بھی خُوب ہے: ''ایک چُپ سو کو ہَرائے۔''

کر بَھلا ہو بَھلا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ شرفُ الدِّین سعدی شیرازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی نَقل کرتے ہیں: ایک نیک سیرت شخص اپنے ذاتی دُشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چِھڑتی، اُس کی زَبان سے نیک کلمہ ہی نکلتا۔ اُس کے مرنے کے بعد کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ یہ سُوال سُن کر اُس کے ہونٹوں پر مُسکراہٹ آگئی اور وہ بُلبل کی طرح شِیریں آواز میں بولا: ''دُنیا میں میری یِہی کوشش ہوتی تھی کہ میری زَبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، نکیرَین نے بھی مُجھ سے کوئی سخت سُوال نہ کیا اور یوں میرا مُعامَلہ بہُت اچھّا رہا۔'' (بوستانِ سعدی ص ۱۴۴ باب المدینہ کراچی)(غصے کا علاج ص ۲۱)

نرمی زِینَت بخشتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا! نَرمی اور عَفْو و دَرگُزر کرنے سے اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی کس قَدر رَحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں اور سَتانے والوں کو مُعاف کرنا اِختیار کریں اور ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے جھگڑا نہ ہی کریں کہ اسی میں عافیت ہے۔ کیونکہ بدلہ لینے میں بقدرِ ضَرورت پر اِکتفانہ کرتے ہوئے حد سے بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دیگر گُناہوں میں بھی پڑنے کا قَوی اندیشہ ہے۔ یاد رکھئے! بدلے کی بھرپُور طاقت رکھتے ہوئے بھی کسی کے

نازیبارَوَیّے ،نامُناسِب سُلُوک یازِیادتی کوبرداشت کرجانا،اور اپنے حُقُوق چھن جانے پر باوُجودِ قُدرت صَبْر کرنا، بڑے دل والوں کا ہی حصّہ ہے اور اس کی بڑی فضیلت ہے۔

چُنانچِہ محبوبِ رَبِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعطّر ہے: جو غُصّہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے مَعْمُور فرمادے گا۔(کنزالعُمّال جز۳،ص۱۶۳،حدیث:۷۱۶۰،غصےکاعلاج" ص ۱۱)

بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن اپنے ساتھ نازیبا سُلوک کرنے والوں کو ناصِرْف مُعاف فرمادیا کرتے تھے بلکہ ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے۔ چُنانچِہ ایک بار حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سواری پر کہیں جارہے تھے کہ ایک پیدل چلنے والا شَخْص سُواری کی جَھپٹ میں آگیا اور اُس نے غُصّے سے کہا: دیکھ کر نہیں چل سکتے؟ جب سُواریاں آگے نکل گئیں، تواُس شخص نے کہا: کوئی ہے جو مجھے اپنے پیچھے بٹھائے؟ تو حَضْرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے غُلام سے کہا کہ اِس کو اپنے ساتھ بٹھا کر چشمے تک لے چلو۔

(سیرت ابن جوزی ص۸۰۶)

اسی طرح حَضْرتِ سَیِّدُنا اِمام زَیْنُ الْعَابِدین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کے بارے میں منقول ہے کہ ایک شَخْص نے آپ کو بُرا بھلا کہا، تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی سِیاہ رنگ کی چادر اُتار کر اُسے دے دی اور اُسے ایک ہزار دِرْہم دینے کا بھی حکم دیا۔(احیاء العلوم، ج۳،ص۵۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے اَخْلاق کتنے عُمدہ ہوتے ہیں کہ اگر کوئی تکلیف دے تب بھی غُصّے میں آنا اوراس سے بدلہ لینا تو دَرْ کنار

بلکہ طرح طرح سے نوازا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ الْمُبِیْن کو جب کسی شَخْص نے بُرا بھلا کہا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے نہ صِرف مُعاف فرمادیا بلکہ حُسنِ سُلوک سے پیش آتے ہوئے اِنعام واکرام سے بھی نواز دیا۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس طرح سَیِّدُنا امام زَیْنُ الْعابِدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پانچ اچھی خَصْلتوں کو جمع کیا: (1) بُرْدْباری (برداشت) (2) تکلیف نہ دینا (3) اس شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کرنے والی بات سے بچانا (4) تَوْبہ اور ندامت پر اُکسانا اور (5) برائی کے بدلے بھلائی کرنا۔ اس طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معمولی دُنیا کے بدلے یہ تمام چیزیں خرید لیں۔

(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۵۴۴)

مُعافی مانگ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سے ان لوگوں کو غور و فکر کرنا چاہیے جو لڑائی جھگڑے میں پہل کرتے ہیں اور پھر لڑائی کے بعد مُنہ پُھلا کے بیٹھ جاتے ہیں، اگر کوئی صُلْح کی نیّت سے آئے تو صُلْح کرنے کے بجائے سَخْت کلمات کے ذریعے مزید دل آزاری کا باعث بنتے ہیں۔ ایسوں کو چاہیے کہ جس جس کی دل آزاری کی ہے، فوراً ان سے مُعافی مانگ کر انہیں راضی کرلیں اور توبہ بھی کریں۔

اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری "پوزیشن ڈاؤن" ہو جائے گی، تو خُدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد ہماری نیکیاں حاصِل کر کے اپنے گُناہوں کا بوجھ ہمارے سر پر ڈال دے گا تو اُس وقت کیا ہو گا؟ خُدا کی قسم! صحیح معنوں میں ہماری "پوزیشن" کی دَھجیاں تو روزِ قیامت اُس وقت اُڑیں گی جب کوئی دوست، یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ تو خدارا جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گِر کر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتَحتوں کے پاؤں پکڑ کر، اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گِڑگِڑا کر، اُن کے آگے خُود کو ذلیل کر کے آج دُنیا میں ہی مُعافی مانگ کر آخِرت کی عزّت حاصِل

کرنے کا سامان کر لیجئے۔(ظلم کا انجام ص ۵۱)ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔دل کے کانوں سے سنئے کہ حضرتِ سَیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمُندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جَہنَّم کے بھی کَنارے ہیں، جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔ اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا، کَناروں سے باہَر نکلو، وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑلیں گے اور ان کی کھال تک اُتارلیں گے، وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے، پھر ان پر کُھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اِس قدَر کُھجائیں گے کہ اُن کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صِرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا، یہ اُس اِیذا کا بدلہ ہے جو تُو مُومِنوں کو دیا کرتا تھا۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۴ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹ دار الفکر بیروت)(ظلم کا انجام ص ۲۱)

تُوبُوْا اِلَی اللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی پر غُصّہ آجائے اور دل لڑائی جھگڑے کو بے قرار ہو جائے، تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھایئے: مجھے دوسروں پر اگر کچھ قُدرت حاصِل ہے بھی، تو اس سے بے حد زِیادہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادِر ہے، اگر میں نے اِس لڑائی جھگڑے میں پڑ کر کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا؟ آہ! بروزِ حشر کہیں ہمارے عیب نہ کھول دیئے جائیں۔

کمر توڑی ہے عصیاں نے، دبایا نفس و شیطاں نے		نہ کرنا حشر میں رُسوا، مِرا رکھنا بھرم مولیٰ
نہ کرنا حشر میں پُرسِش مری ہو بے سبب بخشش		عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمَم مولیٰ

بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ		گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
وسیلہ فاطِمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ		عطا کر عافیت تُو نَزع و قَبْر و حَشْر میں یاربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگانِ دین اور عَفْو و دَرگُزر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاف کرنے کی عادت اپنائیے کہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب کوئی ان سے کسی بھی طرح کا بُرا سُلُوک کرتا تو یہ حَضْرات اس کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک سے پیش آتے اور اس کی غلطی کو مُعاف کر دیا کرتے۔ آیئے ! مُعاف کرنے کا ذِہن بنانے کے لیے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے واقعات سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

انوکھا صَبْر:

حضرت سَیِّدُنا اَحنَف بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے بُردباری کہاں سے سیکھی ہے؟ فرمایا: حضرت سَیِّدُنا قیس بن عاصم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے۔ پُوچھا گیا: وہ کس قدر بُردبار (برداشت کرنے والے) تھے؟ فرمایا: ایک مرتبہ وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک لونڈی ان کے پاس سیخ لائی، جس پر بُھنا ہوا گوشت تھا، وہ اس کے ہاتھ سے گِر کر آپ کے ایک چھوٹے صاحبزادے پر جا گری جس کے باعث اس کا اِنتقال ہو گیا۔ لونڈی یہ دیکھ کر ڈر گئی تو اُنہوں نے فرمایا: ڈرنے کی ضَرورت نہیں، میں نے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد کیا۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۹)

جہنَّم کی آگ اور دُنیا کی راکھ:

حضرت سیِّدُنا ابُو عُثمان حِیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے مُتعَلِّق منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایک گلی

سے گُزرے تو کسی نے آپ پر راکھ پھینک دی۔ آپ اپنی سواری سے اُترے اور سجدۂ شکر بجالائے، پھر اپنے کپڑوں سے راکھ جھاڑنے لگے اور راکھ ڈالنے والے کو کچھ نہ کہا۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ راکھ ڈالنے والے کو جھڑکتے کیوں نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: جو جہنّم کی آگ کا مُسْتَحِق ہو اُس پر راکھ پڑے تو اُسے غُصّے میں نہیں آنا چاہئے۔

(احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۷)

گالیوں بھرے خُطوط پر اعلیٰ حضرت کا صبر

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی، تو بعض خُطوط مُغلَّظات (یعنی گالیوں) سے بھرپُور تھے۔ مُعتقِدین (مَحبّت کرنے والے) بَرہم (ناراض) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خِلاف مُقدّمہ دائر کریں گے۔ امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِرشاد فرمایا: ''جو لوگ تعریفی خُطوط لکھتے ہیں، پہلے ان کو جاگیریں تقسیم کر دو ، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقدّمہ دائر کر دو۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۴۳، ۱۴۴ ملخصًا مکتبۃ نبویۃ مرکز الاولیاء، لاہور) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو تو انعام دیتے نہیں، پھر برائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں؟

(غصے کا علاج، ص۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کس قدر عَفْو و دَرگُزر سے کام لیتے اور غلطی کرنے والے کو مُعاف کر دیا کرتے۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیاں نام کو نہیں، شب و روز گناہوں میں بَسر ہوتے ہیں، آئے دن گُناہوں میں مُسلسل اِضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ اس کے باوُجود بھی لڑنا جھگڑنا، ناراض ہو کر بیٹھ جانا، کوئی مُعافی مانگنے آئے تو اُسے مُعاف نہ کرنا، بلکہ بے عزّتی کرکے اس کی دِل آزاری کرنا بہت بُری عادت ہے کہ

حدیثِ پاک میں ہے جس کے پاس اس کا بھائی مَعْذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو مُعاف کردے خواہ وہ جُھوٹا ہو یا سچا، جو ایسا نہیں کرے گا، حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔"

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباء کم تبر کم ابناء کم، رقم ۷۳۴۰، ج۵، ص۲۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں تو اپنے بُزرگوں کی طرح ایسا ہونا چاہیے کہ ہمیں تنگ کرنے والے کا ذِہن ہی یہ بن جائے کہ میں اسے تکلیف دوں گا تو یہ مجھ سے بدلہ نہیں لے گا، بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر مُعاف کردے گا۔

منقول ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے ایک غُلام کو بُلایا تو اس نے کوئی جواب نہ دیا، دوسری اور تیسری بار پھر بُلایا، اس نے پھر کوئی جواب نہ دیا، یہ دیکھ کر آپ اس کی طرف گئے، دیکھا تو وہ لیٹا ہوا ہے، آپ نے اس سے کہا: کیا تم نے میری آواز نہیں سُنی تھی؟ غُلام نے کہا: سُنی تھی۔ آپ نے فرمایا: پھر تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ غُلام نے کہا: آپ کی طرف سے سَزا سے بے خوف تھا، اس وجہ سے سُستی کے باعث جواب نہ دے سکا۔ یہ سُن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: جا تُو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص۲۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کس قَدر حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے، کہ غُلام کا قُصُور ہونے کے باوُجُود بھی اس کی غلطی کو نہ صِرف مُعاف کردیا بلکہ رِضائے اِلٰہی کی خاطر اسے آزاد بھی کردیا۔

مَدَنی وصیّتیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ جو یادگارِ سلف شخصیّت ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بھی

رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے اپنے قرضداروں کو پچھلے قرضوں، مال چُرانے والوں کو چوریوں، ہر ایک کو غیبتوں، تہمتوں، تذلیلوں، ضربوں سمیت تمام جانی، مالی حُقُوق مُعاف فرمادیئے اور آئندہ کیلئے بھی تمام تر حُقُوق پیشگی ہی مُعاف کر دیئے ہیں، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 16 صَفحات پر مشتمل رسالہ، "مَدَنی وصیّت نامہ" صَفْحَہ 10 پر عزّت و آبرو اور جان کے مُتَعَلِّق فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے، میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چُکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنْتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی دَرْخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت کے صَدقے محشر میں خُصُوصی کرم ہو گیا، تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر "ہڑتال" اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے نیز دُکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مُفْتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دُنیا کے نُقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص112) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی غُصّے پر قابو پانے اور عَفْو و دَرگُزر کی عادت اپنانے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یاربّ

مجھے دے خود کو بھی اور ساری دنیا والوں کو سُدھارنے کی تڑپ اور حوصلہ یاربّ

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائلِ بخشش ص76)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ معاف کر دینے کی کیا کیا برکات ہیں، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ عفوو درگزر آپ نے مُلاحظہ فرمائی کہ اس اُمت کے فرعون، ابوجہل کے بیٹے کو بھی معافی سے نواز دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی معافی کی برکت سے وہ درجہ صحابیت کے عظیم منصب پر فائز ہو گئے، وہ عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو مسلمانوں کے خلاف جنگیں کیا کرتے تھے، جب پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُن کی ساری خطاؤں کو معاف فرما دیا تو اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ حضرتِ سیدنا عکرمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمان ہوئے اور راہِ اسلام میں شہادت کا جام پی گئے، یاد رکھئے! خطا کرنے والے کو معاف کر دینے سے عزّت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوتا ہے، معاف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت نصیب ہو گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت جنّتی حور عطا کی جائے گی، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو سب سے زیادہ بہادر کہا گیا، قدرت کے باوجود معاف کرنے والے کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت داخلِ جنت کیا جائے گا۔

عَفْو ودَر گُزر کے مزید فضائل جاننے کیلئے شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسائل " **عفْوودرگزرکے فضائل** ""**غُصّے کاعلاج** ""**ظُلم کا انجام**" اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "احیاءُالعُلوم" جلد 3 سے "**حُسنِ خُلق**" کا بیان اور" **تحمُّل مزاجی کی فضیلت**" کا مُطالَعہ فرمالیجئے۔

مدنی قافلے میں سفر کیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عفْو دَر گُزر کا جذبہ پانے، غُصّے کی بُری عادت سے پیچھا چُھڑانے، گُناہوں سے بچنے اور نیکیوں کا جَذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ، اَخلاقی اَوْصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے ۔اس کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت (اچھی آخرت بنانے) کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں اِرْتِکابِ گُناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مُسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضُول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہو جائے گا ، تلاوتِ قرآن ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھنے کی عادت بن جائے گی، غُصّے کی جگہ عفْو ودَر گُزر کی عادت نصیب ہو جائے گی ، بے صَبری کی عادت سے نَجات پا کر صابر وشاکر رہنا نصیب ہو گا، بد گُمانی کی جگہ حُسنِ ظَن کی عادت بن جائے گی۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ

دارُ الافتاء اہلسنّت کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سُنّتوں کی تربِیّت اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے

تحت تقریباً 96 شعبہ جات قائم ہیں۔ ان میں سے ایک اِنتہائی اَہم شُعبہ ’’دارُالاِفتاء اہلسنَّت‘‘ بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 102 صَفحات پر مُشتمل کتاب، ’’عِلْم وحکمت کے 125 مَدنی پُھول‘‘ صَفْحَہ 21 پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا ایک فرمان کچھ یوں نقل ہے کہ بہت عرصہ قبل کسی دِینی مَدرسے سے وابستہ اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ ’’ہمارے یہاں جب کوئی کم پڑھالکھاسائل، مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آتا ہے توبسا اَوقات اَندازِ بیان یاطرزِ تحریر پر اُسے خُوب جھاڑ پلائی جاتی ہے، مثلاً کہا جاتا ہے: کہاں پڑھے ہو! آپ کو اُردو میں سوال لکھنے کا بھی ڈھنگ نہیں معلوم! وغیرہ، اس طرح لوگ بدظن ہو کر چلے جاتے ہیں، اُن کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ باتیں سُن کر میرے دل پر چوٹ لگی اور میرے مُنہ سے نکلا ’’اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم 12 دارُالافتاء کھولیں گے۔‘‘ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا یہ خواب ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ کو اس وَقْت پورا ہوا جب جامع مسجد کنزُالایمان، بابری چوک بابُ المدینہ (کراچی) میں تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت دارُالافتاء اہلسنَّت کا آغاز ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بیان بابُ المدینہ (کراچی) میں 4 دارُالافتاء اہلسنَّت قائم ہیں، اس کے علاوہ زَم زَم نگر (حیدرآباد)، سردار آباد (فیصل آباد)، مرکزُالاولیاء (لاہور)، راولپنڈی اور گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں دارُالافتاء اہلسنَّت، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کی شَرعی رَہنمائی میں مصروفِ عمل ہیں۔

اس کے علاوہ ’’مجلسِ اِفتاء‘‘ کے تحت کام کرنے والے شعبے ’’دارُالافتاء آن لائن‘‘ کے اسلامی بھائی بھی اِنْتہائی ذِمّہ داری کے ساتھ ٹیلی فون اور اِنْٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے مُسلمانوں کی طرف سے

پوچھے جانے والے مَسائل کا ہاتھوں ہاتھ حل بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شُعبے سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائی روزانہ سینکڑوں سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ دارُ الافتاء آن لائن سے، اِنْٹرنیٹ کے ذریعے، دُنیا بھر سے اس میل ایڈریس (darulifta@dawateislami.net)سے سوالات کے جوابات پوچھے جاسکتے ہیں۔ دُنیا بھر سے ہاتھوں ہاتھ شرعی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے، ان نمبرز پر رابطہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

(1)0300-0220112 (۲)0300-0220113

(۳)0300-0220114 (۴)0300-0220115

پاکستانی وقت کے مُطابِق صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ بروزِ جمعہ تعطیل ہوتی ہے۔

مدنی کاموں میں حصہ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور اس کا مدنی کام مزید ترقّی کی طرف گامزن ہے۔ اس مدنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار افراد اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تائب ہو کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے بن گئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس اجتماع میں شرکت کی بڑی برکتیں ہیں۔ علمِ دین کی محفل میں شرکت کا ثواب ملتا ہے اور علمِ دین سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنَّت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنودی کے لیے فِرِشْتے اپنے بازُو بچھا دیتے ہیں۔ (سنن الترمذی"، کتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة،

الحدیث:۲۶۹۱،ج۴،ص۳۱۲.)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں علمِ دین حاصل کرنے کی بھی بڑی برکتیں ہیں۔ آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سینما گھر کے مالک کی توبہ

بابُ الاسلام سندھ کے مشہور شہر زَم زَم نگر (حیدرآباد) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ غالباً یہ 1991ء کے کسی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع والی رات کی بات ہے، میری ملاقات ایک سینما گھر کے مالِک سے ہوئی جو کہ شرابی اور گناہوں کا عادی تھا۔ میں نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی، کچھ پس وپیش کے بعد وہ میرے ہمراہ چل پڑا۔ اِختِتامی دُعا کے دَوران سینما گھر کے مالِک کی حالت غیر ہوگئی۔ حتّٰی کہ دُعا خَتْم ہونے کے بعد بھی اس کا ہچکیوں کے ساتھ رونا بند نہ ہوا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ میں نے جب دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور آنکھیں بند کیں تو ایسا لگا، جیسے دُعا کی بَرَکت سے میرے دل کی سختی دُور ہو رہی ہے، مجھے اپنے کئے ہوئے گناہ یاد آنے، ان کا انجام ڈرانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رُلانے لگا۔ اسی دَوران جس وَقت کہ میری آنکھیں بند تھیں، میں نے اپنے آپ کو مدینۂ منوَّرہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیۡمًا میں سبز سبز گُنبد کے رُوبرُو پایا، ہر طرف نُور پھیلا ہوا تھا اور بھینی بھینی خوشبو سے فَضاء مہک رہی تھی۔ میں کافی دیر تک سبز گنبد کے جلووں سے اپنے دل کو مُنوَّر کرتا اور روتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سابِقہ گُناہوں سے توبہ کرلی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ میرے ساتھ پابندی سے اجتِماع میں آنے لگے، پنج وقتہ نَماز بھی شُروع کردی۔ ایک دن جب میں ملاقات کیلئے پہنچا تو اُنہوں نے بتایا کہ میرے بعض وہ دوست جنہوں نے بدکاری کے مُعامَلات سے آج تک مجھے نہیں روکا، بلکہ میرے ساتھ شراب ورَباب کی محفلوں میں ہمیشہ

آگے آگے رہتے تھے، میری اجتماع میں شرکت اور نیکیوں کی طرف رغبت کا سُن کر میرے پاس آ پہنچے۔ان میں جو عقائدِ اہلسنّت سے مُتَّفِق نہیں تھا، وہ مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا:"تم جن کے اِجتماع میں جاتے ہو یہ لوگ تو بدعقیدہ ہیں، کہ اولیائے کرام کی نیاز دلاتے ہیں،یا رَسُولَ اللہ پُکارتے ہیں، ان کے ساتھ مت جایا کرو۔"سینماگھر کے مالِک کا کہنا ہے کہ میں نے اُس سے کہا کہ "میں نے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول صِرف سُن کر نہیں، بلکہ دیکھ کر اپنایا ہے، میں نے تو دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کی اور وہاں مجھے اِس اِس طرح، مدینہ ٔمنوّرہ زادَھَااللہُ شَرَفاًوَّ تَعظِیماً کی زِیارت ہوئی ،اب تم بتاؤ جن عاشقانِ رسول کے اِجتماعات میں گنبدِ خَضرا کے جلوے نظر آتے ہوں، یہ کس طرح غَلَط ہو سکتے ہیں؟ میرا تو مشورہ ہے کہ تم بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہو جاؤ۔ خدا کی قسم!اب تو کوئی میرے بچّوں کے گلوں پر چُھری پھیر دے، تب بھی میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑ سکتا۔(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، نوشہ ٔبزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نِسْبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پُھول

1 فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جُوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔(یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

2 جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3 پہلے سیدھا جُوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔

4 مرد مردانہ اور عورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے۔

5 صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عورَتوں کو مردانہ جُوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا اِمتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے(یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔(بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۶۵ مکتبۃ المدینہ)

6 جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

7 (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا، لٰہذا استعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ہدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیَّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب ہوگا ثواب اور ٹلے گا عذاب　　پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو
دل پہ گر زَنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو　　داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)